بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ذوالحجہ ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ | ۲۰ ظہور ۱۳۴۳ ہش ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ۲۰ اگست ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی، رات نیند آگئی۔ کھانسی کی تکلیف ابھی چل رہی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

(۱) ہمارے مبلغ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مبلغ بورنیو حال مبلغ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کو اللہ تعالیٰ نے ۱۴ اگست ۱۹۶۴ء کو چار لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور صحت و تندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے آمین

(۲) مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما مبلغ انچارج یوگنڈا مشن کے اہل و عیال یوگنڈا (مشرقی افریقہ) سے بذریعہ ہوائی جہاز بخیریت ربوہ پہونچ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا مرکز میں آنا بابرکت کرے آمین (وکالت تبشیر)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۹ اگست۔ بسلسل کئی روز کی بارش کے بعد کل سہ پہر سے یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ سلسلہ خدا نے اسی غرض کیلئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو

اور جنہوں نے تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا ہے انہیں دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے

"اس زمانہ میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دور کرے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔

بعض لوگ اس قسم کے بھی ہیں جو بظاہر دعا بھی کرتے ہیں مگر اس کے فیوض اور ثمرات سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ آداب الدعا سے ناواقف ہوتے ہیں اور دعا کے اثر اور نتیجہ کے لئے بہت جلدی کرتے ہیں اور آخر تھک کر رہ جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے۔ پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہوگئی۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ اور کچھ ناواقفی اور جہالت نے تباہ کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر اور اور طریقے اور راہ ایجاد کر لئے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ بھٹکتے پھر رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے۔" (ملفوظات جلد ششم ص ۲۶۹ و ۲۷۰)

محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

یادگیر حیدر آباد دکن (بذریعہ ڈاک) نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نہایت مخلص اور غیور خادم محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر مورخہ ۲ اگست ۱۹۶۴ء بروز اتوار ساڑھے بارہ بجے دوپہر دل کے شدید حملے کے باعث بعمر ۶۴ سال حیدر آباد (دکن) میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مورخہ ۳ اگست بروز دوشنبہ آپ کا جنازہ بذریعہ موٹر کار حیدر آباد سے یادگیر لایا گیا۔ مسجد احمدیہ یادگیر کے میدان میں نماز جنازہ محترم سیٹھ صاحب مرحوم کے برادر اصغر مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب نے پڑھائی۔ جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی (باقی دیکھیں ص ۸)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج میں بی۔اے/بی ایس سی پارٹ I کے جملہ مضامین میں داخلہ ۶ ستمبر ۱۹۶۴ء سے شروع ہوگا۔ اور دس روز تک بلا لیٹ فیس اور اس کے بعد مزید دس روز تک لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔ بوقت انٹرویو متعلقہ سرٹیفکیٹس اور گارڈین کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ ایف۔اے اور ایف سی میں بھی اسی تاریخ سے محدود سیٹوں کیلئے داخلہ دوبارہ جاری ہوگا۔ (پرنسپل)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰۔ اگست ۶۴ء

جماعتی نظام میں ذیلی تنظیموں کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر طبقۂ جماعت کو بیدار رکھنے، صحیح خطوط پر ان کی تربیت کا انتظام کرنے اور ان میں پوری ذمہ داری اور اعتماد کے ساتھ جماعتی کام انجام دینے کی صلاحیت کو ترقی دینے کی غرض سے جماعت کے اندر مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی ذیلی تنظیمیں قائم فرمائی ہوئی ہیں۔ اِن میں سے مجلس خدام الاحمدیہ ۱۸ سال سے ۴۰ سال کی عمر کے نوجوانوں کی تنظیم ہے اور مجلس انصار اللہ میں چالیس سال سے اوپر کی عمر کے پختہ کار لوگ شامل ہیں۔ اِن ہر دو مجالس نے اپنے اپنے دائرۂ کار میں عمر کے لحاظ سے افرادِ جماعت کے اِن ہر دو طبقوں میں احساسِ فرض کو اُبھارنے اور ان کی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر انہیں اسلامی کاموں کی انجام دہی کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کے قابل بنانے میں نہایت گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ جس طرح خدام الاحمدیہ کی تنظیم نے نوجوانوں کو زمانہ کی مسموم فضا سے محفوظ کر کے ان میں دین سے لگاؤ اور جماعتی کاموں میں ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لینے کی تڑپ پیدا کی ہے اور اسی طرح انصار اللہ کی تنظیم نے جس رنگ میں ادھیڑ عمر کے لوگوں کو تقاضۂ عمر کے ماتحت تساہل کا شکار ہونے سے بچا کر جماعتی فرائض کی انجام دہی میں انہیں چاق و چوبند اور مستعد بنایا ہے اور پھر اُن میں روحانی ترقی کی لگن پیدا کر کے انہیں تعلق باللہ میں ترقی کرنے کے وصف سے متصف کیا ہے وہ تاریخِ احمدیت کے ایک سنہری باب کی حیثیت رکھتا ہے۔

ہر دو تنظیموں کی اِس کامیابی کا سہرا خود ان کے مقدس بانی و مؤسس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سر ہے اور یہ بلاشبہ حضور کے عظیم الشان کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ ہے۔ حضور نے ابتداء میں یہ دو ننھے ننھے پودے لگانے کے بعد اوّل دن سے ہی ان کی آبیاری اور نگہداشت کر کے نہایت محنت اور مہارت کے ساتھ انہیں پروان چڑھایا ہے۔ یہ حضور ہی کی جانفشانی و محنت اور رہنمائی و ہدایت کا نتیجہ ہے کہ آج ہم اُن ننھے ننھے پودوں کو ایک سرسبز و شاداب تناور درختوں کی صورت میں لہلہاتا ہوُا دیکھ رہے ہیں حضور نے شروع ہی سے انہیں قدم قدم پر ایسی بیش بہا نصائح فرمائیں نیز جماعتی نظام میں ان کے صحیح مقام اور دائرہ کار کو اِس طور پر واضح فرمایا کہ یہ دونوں تنظیمیں صحیح خطوط پر چل کر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئیں۔ چنانچہ حضور کی یہ رہنمائی ہی ان تنظیموں کی حیران کُن ترقی اور کامیابی کا موجب بنی اور اِسی کی وجہ سے تعلیم و تربیت کے ضمن میں وہ خوشکن نتائج ظاہر ہوئے جن سے آج جماعت کا ایک ایک فردِ اچھی طرح آگاہ اور باخبر ہے۔ حضور کی یہ نصائح اور ہدایات آب زر سے لکھنے اور ہر آن ذہنوں میں مستحضر رکھنے کے قابل ہیں اور نہ صرف اِن ہر دو تنظیموں کے حق میں بلکہ خود جماعتی نظام کے حق میں انہیں مشعلِ راہ کی حیثیت حاصل ہے۔ ان کی بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر ان میں سے ایک ہدایت یاددہانی کے طور پر ہم یہاں پیش کرتے ہیں۔

جہاں تک اِن ہر دو تنظیموں کا تعلق ہے حضور نے ان میں سے ہر تنظیم کو اپنے اپنے دائرۂ کار میں خود کار اور بڑی حد تک خود مختار بنایا ہے اور اِس لئے بنایا ہے کہ تا خدام بھی اور انصار بھی سہارے ڈھونڈنے اور دوسروں پر انحصار رکھنے کی بجائے خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا سیکھیں اور جماعتی کاموں کے بوجھ پوری ذمہ داری اور اعتماد کے ساتھ اپنے کندھوں پر اُٹھانے کی اہلیت سے بہرہ ور ہوں۔ لیکن ساتھ ہی حضور نے واضح فرمایا ہے کہ یہ تنظیمیں اپنے اپنے دائرۂ کار میں بڑی حد تک خود مختار ہونے کے باوجود بہرحال جماعت ہی کا حصہ ہیں۔ ان کی حیثیت جماعت کے اندر ذیلی تنظیموں کی ہے۔ جماعت سے علیحدہ ان کا اپنا کوئی مستقل اور یکسر آزاد وجود نہیں ہے۔ جماعت بمنزلہ جسم کے ہے اور یہ ذیلی تنظیمیں اس کے دو بازو ہیں۔ انہیں جماعتی اتحاد و تعاون کو اور زیادہ مضبوط بنانے اور جماعتی کاموں میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے قائم کیا گیا ہے نہ کہ تفرقہ و شقاق پیدا کرنے کی غرض سے۔ چنانچہ ۱۹۴۰ء میں جبکہ حضور ایدہ اللہ شملہ میں قیام فرما تھے ایک روز بعض احباب نے قائد مقامی خدام الاحمدیہ اور امیر مقامی کے تعلقات کی وضاحت چاہی اِس پر حضور نے فرمایا:۔

"مجلس خدام الاحمدیہ کا نظام مَیں نے الگ بنا دیا ہے اور اُن کا الگ مرکز قائم ہے مَیں چاہتا ہوں کہ نوجوان اپنے پاؤں پر آپ کھڑے ہو جائیں۔ ان میں خود کام کرنے کی اور ذمہ داری محسوس کرنے کی عادت پیدا ہو جائے امیر جماعت مجلس کے نظام میں دخل نہیں دے سکتا اگر وہ کوئی خامی دیکھے تو مجلس کے مرکز میں رپورٹ کر سکتا ہے۔ اگر اسے کوئی کام لینا ہو تو مجلس کو حکم نہیں دے سکتا۔ البتہ جماعتی کاموں (مثلاً جلسے وغیرہ) کے متعلق مجلس کو request (یعنی گزارش) کر سکتا ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کو ایسے کاموں میں تعاون کرنا چاہیئے کیونکہ وہ بنائی ہی اِس غرض کے لئے گئی ہے اگر وہ تعاون نہ کرے گی تو اپنے فرض کی ادائگی میں کوتاہی کرے گی۔ نیز امیر کسی فردِ جماعت سے بحیثیت فرد ہونے کے کام لے سکتا ہے۔ نہ کہ بحیثیت رکن مجلس ہونے کے۔ ایک شخص جماعت کا سیکرٹری ہے اور مجلس خدام الاحمدیہ کا رُکن بھی ہے، جب جماعتی کام ہو گا تو اسے بہر حال مجلس کے کام پر مقدم رکھنا ہو گا۔"

(الفضل ۲۵۔ ستمبر ۱۹۴۰ء)

حضور کی اِس وضاحت سے جماعتی نظام کی مرکزیت اور امن میں اتحاد و تعاون بڑھانے کے سِلسلہ میں خود کار ذیلی تنظیموں کا مقام اور اُن کی اہمیت و افادیت دو اور دو چار کی طرح واضح ہے اسے ہر آن ذہنوں میں مستحضر رکھنا ازبس ضروری ہے کیونکہ اسے فراموش کرنے سے خرابی پیدا ہونے کا احتمال ہو سکتا ہے۔ حضور کی اِس وضاحت کے چند سال بعد ایک مقامی جماعت اور وہاں کی مجلسِ خدام الاحمدیہ حضور کی اِس ہدایت کو فراموش کر بیٹھی اور ان کے تعلقات میں کسی قدر بدمزگی کی سی صورت پیدا ہو گئی۔ اِس قسم کی صورت حال کا نہایت مؤثر طریق پر سدّ باب کرنے کی غرض سے اُس وقت کے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی مذکورہ بالا وضاحت کی روشنی میں مجالس کے نام تفصیلی ہدایات جاری فرمائیں اور مجلس مرکزیہ کے معتمد مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے صدر مجلس کی ان ہدایات کو الفضل میں شائع کرانے کا اہتمام کیا تا کہ مجالس کے لئے صحیح خطوط پر کام کرنے میں کسی قسم کا رخنہ واقع نہ ہو سکے اور صحیح راہِ عمل سے اِدھر اُدھر ہونے کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ صدر مجلس مرکزیہ کی یہ ہدایات خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ اعادہ اور یاددہانی کے طور پر انہیں ہم یکم مارچ ۱۹۴۴ء کے الفضل سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ آپ نے رقم فرمایا:۔

(۱) "ایسے امراء جو اپنی عمر کی رُو سے مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت قائد مقامی کے ماتحت نہیں بلکہ وہ مجلسِ مقامی کے مربّی ہیں اور مربّی کی حیثیت میں مجلسِ مقامی کے پروگرام کا علم حاصل ہونا ان کے لئے ضروری ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ اپنے پروگرام کی تفصیلی رپورٹ ایسے امراء صاحبان کی خدمت میں پیش کرتے رہیں تا ایسے امراء صاحبان خدامِ مقامی کی صحیح تربیت کر سکیں۔ لیکن اگر امیر جماعت اپنی عمر کی رو سے مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونے کی بجائے مجلس انصار اللہ کا ممبر ہو تو بھی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ایسے امراء کی عام نگرانی میں ہوتی ہے۔"

(۲) "مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض نوجوانانِ جماعت کو ایک خاص مذہبی تربیت دینا ہے۔ اطاعت امیر اس تربیت کا لازمی جزو ہے۔ پس جہاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو بھولیں گے نہیں کہ امیر جماعت مجلس کے نظام میں دخل نہیں دے سکتا، اگر وہ کوئی خامی دیکھے تو مجلس کے مرکز میں رپورٹ کر سکتا ہے، اگر اسے کوئی کام لینا ہو تو مجلس کو حکم نہیں دے سکتا البتہ جماعتی کاموں (مثلاً جلسے وغیرہ) کے متعلق مجلس کو request کر سکتا ہے (کیونکہ وہ ہر نوجوان سے بحیثیت فرد جماعت ہر طرح کا کام لے سکتے ہیں) وہاں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقامی عہدیدارانِ مجلس کو اِس بات کا ذمہ دار قرار دیتی ہے کہ وہ اور ان کے ماتحت اراکین جماعتی کاموں میں اخلاص سے حصہ لیں گے اور اطاعتِ امیر کا ایک دلکش نمونہ پیش کریں گے۔ اگر اس فرض کے بجا لانے میں کوتاہی کی گئی تو مرکز سختی کے ساتھ باز پُرس کرے گا۔"

(۳) "اِس میں شک نہیں کہ قائد مقامی بحیثیت قائد اور نہ کوئی اَور عہدیدارِ مقامی اپنے عہدے کی حیثیت سے امیر جماعت کے ماتحت ہے مگر ان عہدیداروں کو اپنے عہدہ سے بھی زیادہ اہم بات نہیں بھولنی اور وہ یہ کہ وہ جماعتِ احمدیہ کے ایک فرد ہیں اور اپنے اِس اہم مقام پر کھڑے ہونے کی وجہ سے امیر جماعت کا کہا ماننا ان کے لئے ضروری ہے۔"

(۴) "مَیں تو یہاں تک کہوں گا کہ اگر امیر جماعت سے کبھی کوئی ایسا حکم بھی صادر ہو جو مجلس کے کام میں ناجائز دخل دینے کے مترادف اور حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کے خلاف ہو تو بھی قائد مقامی کا فرض ہے کہ۔

(باقی ص۸ پر)

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے پیدا کردہ فتنہ کے بارہ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک معرکۃ الآراء تقریر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کی دیانت و امانت پر ایک منافق کا ناپاک حملہ

خوارج کی فتنہ انگیزیوں کی تفصیل اور ان کا تاریخی پس منظر

حضرت علیؓ سے کمیشن کے تقرر کا مطالبہ

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

قسط چہارم

خوارج کی ابتداء

خوارج کی ابتداء درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی ہوئی ہے چنانچہ ایک دن خدا کا وہ مقدس رسول جو دنیا میں امانت و دیانت قائم کرنے کے لئے آیا تھا صحابہ کے سامنے کھڑا تھا۔ اور آپ کے سامنے وہ اموال پڑے تھے۔ جو ایک جنگ میں فتح کے بعد مسلمانوں کو حاصل ہوئے۔ اور جن کے متعلق خدا تعالےٰ کا آپ کو یہ حکم تھا کہ آپ انہیں تقسیم کردیں۔ آپ وہ اموال تقسیم فرما رہے تھے کہ

روی ان رجلا اسود مضطرب الخلق غائر العینین ناتی الجبھۃ مخارج الید شدید بیاض الثوب یقال لہ عمرو ذوالخویصرۃ او الخنیصرۃ وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم بعض الغنائم فقال لقد رائت قسمۃً ما ارید بھا وجہ اللہ

یعنی بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص جو کالے رنگ کا تھا۔ جس کے جسم کی بناوٹ میں بعض نقص تھے۔ جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑے ہوئے تھے۔ جس کے ماتھے کی ہڈی باہر نکلی ہوئی تھی۔ اور جس کے ایک ہاتھ میں بھی نقص تھا اور جو عام طور پر سفید لباس پہننے کا عادی تھا۔ جسے عمرو ذوالخویصرہ یا خنیصرہ کہا کرتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کے پیچھے آکر کھڑا ہوگیا۔ آپ اس وقت غنیمت کے اموال مسلمانوں میں تقسیم فرما رہے تھے۔ جب آپ مال تقسیم کر چکے تو اس نے گردن اٹھائی۔ اور کہا آج میں نے مال کی وہ تقسیم دیکھی ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو ہرگز مدنظر نہیں رکھا گیا۔

فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تورّد خدّاہ وقال لہ ویحک فمن یعدل اذا لم اعدل

یہ سنکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر ناراضگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ کے گالے سرخ ہوگئے۔ اور آپ نے فرمایا تیرا ستیاناس ہو۔ اگر میں عدل نہیں کرونگا۔ تو پھر دنیا میں اور کون عدل کرے گا۔

ثم قال أیأمننی اللہ عزوجل علی اھل الارض ولا تامنوننی وقام ابوبکر وعمر رضی اللہ عنھما الی الرجل لیقتلاہ فوجداہ یصلّی فلم یجسرا علی قتلہ ثم قام علیؓ کرم اللہ وجھہ فلم یجدہ فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام لو قتل ھذا ما اختلف اثنان فی دین اللہ انہ سیکون من ضئضئ ھذا قوم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ

پھر آپ نے فرمایا خدا نے تو ساری دنیا کی حفاظت وامانت کا کام میرے سپرد کردیا ہے۔ مگر تم مجھے اپنے تھوڑے سے مال میں بھی امین نہیں سمجھتے۔ یہ سنکر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کھڑے ہوگئے۔ اور انہوں نے اس شخص کی تلاش کی تاکہ اسے قتل کردیں۔ مگر انہوں نے دیکھا کہ وہ بڑی لمبی نماز پڑھ رہا ہے۔ یہ دیکھ کر ان کے دل میں خوف پیدا ہوا اور اس کے قتل کی انہوں نے جرأت نہ کی۔ پھر حضرت علیؓ کھڑے ہوگئے۔ اور انہوں نے کہا کہ میں اسے ضرور قتل کرونگا۔ چنانچہ انہوں نے اسے ڈھونڈا۔ مگر وہ نہ ملا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر یہ شخص آج مارا جاتا تو اسلام میں آئندہ کبھی فتنہ پیدا نہ ہوتا۔ اور خدا تعالیٰ کے دین کے بارے میں کبھی اختلاف پیدا نہ ہوتا۔ مگر اب اس قسم کے لوگ جو اس شخص کے طریق کی اتباع کرنے والے ہونگے امت محمدیہ میں پیدا ہوں گے۔ وہ بظاہر بڑے دیندار ہوں گے۔ بڑی بڑی لمبی نمازیں پڑھنے والے ہوں گے۔ مگر وہ دین سے اسی طرح نکل جائیں گے۔ جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اگر میرے زمانہ میں یہ شخص ہلاک ہو جاتا۔ تو آئندہ اس سے نفاق کا سلسلہ نہ چلتا۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں اسی قسم کے لوگوں کی وجہ سے اسلام میں فتنہ پیدا ہونے والا ہے۔

خوارج کی فتنہ انگیزیوں کی تفصیل

اب ہم دیکھتے ہیں کہ خوارج کون تھے خوارج کا گروہ درحقیقت انفرادی طور پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا تھا۔ اور ایک مصری شخص عبداللہ بن سبا کے اثر کے نیچے تھا۔ یہ شخص درحقیقت مصری نہیں بلکہ یمنی تھا۔ لیکن چونکہ یہ یمن سے مصر میں آباد ہوگیا تھا۔ اس لئے مصری کہلاتا تھا۔ جیسے مصری صاحب کچھ عرصہ مصر میں ٹھہرنے کی وجہ سے مصری کہلاتے ہیں۔ انہوں نے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خلافت سے عزل کا مطالبہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ آپ گندے آدمی ہیں۔ آپ جیسا شخص خلافت کا اہل نہیں ہوسکتا۔ اور پھر اسی گروہ کے آدمیوں نے آپ کو قتل کیا۔ مگر بعد میں جب دیکھا کہ اگر ہم اب بھی کھلے رہے تو مسلمان ہمیں تباہ کردیں گے۔ جھٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جا ملے۔ اور کہنے لگے لے علی اٹھیئے اور لوگوں کی بیعت لیجئے۔ اور خلافت کی اس شدومد سے تائید کی۔ اور خلافت کی تائید میں ایسی پرجوش تقریریں کیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ان کی حقیقت مشتبہ ہوگئی۔ اور وہ ان کو بری خیال کرنے لگ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت معاویہ نے مطالبہ کیا۔ کہ حضرت عثمان رضؓ کا ان لوگوں سے قصاص لیا جائے۔ تو حضرت علیؓ نے کہا یہ تو بڑے اچھے لوگ ہیں۔ اور دین کا درد رکھنے والے ہیں۔ یہ کس طرح قاتل ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد جب حضرت علیؓ کی حضرت معاویہ سے جنگ ہوئی۔ جو جنگ صفین کہلاتی ہے۔ تو اس وقت آپ نے لشکر کے تین حصے کردیئے۔ ایک حصہ کا افسر آپ نے الاشتر کو بنایا۔ دوسرے حصہ کا افسر حضرت عبداللہ بن عباس کو۔ اور تیسرے حصہ کو اپنے ماتحت رکھا۔ جو لوگ حضرت علیؓ کے ماتحت تھے وہ کوفی تھے۔ اور انہی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا۔ حضرت علیؓ نے سمجھا یہ لوگ تند مزاج ہیں یہی بہتر ہے کہ میں خود ان کی نگرانی کروں۔ مگر ہوا کیا؟ ہوا یہ کہ جب آپ کے سپہ سالار اشتر نے ایک طرف سے اور حضرت عبداللہ بن عباس نے دوسری طرف سے حملہ کیا۔ تو یہ حملہ انہوں نے ایسی سختی سے کیا کہ شامی لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے اور اس کے سپاہی میدان جنگ سے بے تحاشہ بھاگنے لگے اور یوں معلوم ہونے لگا کہ چند گھنٹوں میں ہی شامی لشکر کو شکست فاش ہو جائے گی۔ اس کے اکثر سپاہی یا تو مارے جائیں گے۔ یا میدان جنگ سے بھاگ جائیں گے۔ اور اس طرح حضرت علیؓ تمام عالم اسلام کے خلیفہ ہو جائیں گے۔ مگر جس وقت حضرت معاویہ کے لشکر کو شکست ہونے لگی۔ تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ کو مشورہ دیا۔ کہ اب مقابلہ کرنا فضول ہے۔ اب صرف ایک ہی صورت باقی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارا ہر سپاہی اپنے نیزہ پر

نیزہ پر قرآن اٹھا لے اور کہے کہ آؤ قرآن کریم سے فیصلہ کر لو۔ جو قرآن فیصلہ کرے گا وہ ہمیں منظور ہوگا چنانچہ حضرت معاویہ نے حکم دیا اور ہر سپاہی نے اپنے نیزہ پر قرآن کریم بلند کر کے کہنا شروع کر دیا کہ اے مسلمانو! لا۔ آپس میں لڑ کر اسلام کو کیوں کمزور کرتے ہو آؤ اور قرآن کی رو سے فیصلہ کر لو۔ جو قرآن فیصلہ کرے گا وہ ہمیں منظور ہوگا۔ یہ دیکھتے ہی وہ لشکر جس کی کمان پر حضرت علیؓ تھے اس نے شور مچانا شروع کر دیا اور کہنا شروع کر دیا کہ اب جب کہ وہ قرآن کریم سے فیصلہ پر راضی ہیں تو ہمیں نہیں لڑنا چاہیے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض شامیوں نے ان کو نیوں کو جو حضرت علی کے ماتحت تھے رشوت دی ہوئی تھی اور پہلے سے آپس میں ساز باز کر رکھی تھی کہ جب ہم قرآن بلند کریں تو تم لڑنے سے انکار کر دینا اور کہنا کہ اب لڑائی فضول ہے قرآن سے اس جھگڑے کا فیصلہ کرنا چاہیئے میں یہ نہیں کہتا کہ حضرت معاویہ نے اس قسم کا مشورہ دیا ہو۔ میرا یہ خیال ہے کہ حضرت معاویہ کے لشکر کے بعض سرداروں نے اپنی طرف سے اس قسم کی ضرور کوشش کی تھیں کہ وہ حضرت علی کے لشکر سے ایک حصہ کو ساتھ ملالیں چنانچہ جب انھوں نے قرآن کریم کو نیزوں پر بلند کر دیا تو وہ لشکر جس کی کمان حضرت علی کر رہے تھے اس نے یک دم اپنی تلواریں رکھ دیں اور کہنے لگے لیجئے اب فیصلہ ہو گیا۔ جب قرآن سے وہ اس جھگڑے کا فیصلہ ماننے کے لئے تیار ہیں تو لڑائی سے کیا فائدہ حضرت علی نے کہا وہ پہلے کب کہا کرتے تھے کہ ہم قرآن نہیں مانتے وہ تو پہلے ہی یہی کہا کرتے تھے جواب کہتے ہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ آیا قرآن کریم کی آیتوں کے وہ وہی معنے کرتے ہیں جو ہم کرتے ہیں اور اگر وہ ان معنوں کو ماننے کے لئے تیار نہیں جو ہم کرتے ہیں تو اس جھگڑے کا فیصلہ کس طرح ہو سکتا ہے غرض حضرت علی نے انھیں بہت سمجھایا مگر وہ نہ مانے اور کہا کہ قرآن کے خلاف ہم کس طرح جا سکتے ہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا وہ دھوکہ کر رہے ہیں چنانچہ فرمایا

عباد اللہ امضوا علےٰ
حقکم وصد قکم
وقتال عدوکم....
فانی انما اقاتلھم
لیدینوا لحکم الکتاب
فانھم قد عصوا اللہ
فیما امرھم ونسوا
عھدہ ونبذوا
کتابہٗ (کامل)

کہ اے اللہ کے بندو خدا نے جو تمہیں حق دیا ہے خدا نے جو تمہیں سچائی دی ہے اس پر قائم رہتے ہوئے ہتھیار مت پھینکو اور دشمنوں سے لڑائی کرتے چلے جاؤ کیونکہ میں جو ان سے لڑ رہا ہوں یہ اس لئے نہیں کہ وہ قرآن نہیں مانتے بلکہ اس لئے کہ وہ قرآن کے غلط معنے کرتے ہیں انھوں نے خدا تعالےٰ کے ان احکام کی نافرمانی کی ہے جو اس نے دیئے اور انھوں نے خلافت کی اہمیت کے عہد کو بھلا دیا اور کتاب اللہ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا ہے پس ان سے لڑو اور لڑتے چلے جاؤ۔ مگر ان لوگوں نے چونکہ رشوتیں کھائی ہوئی تھیں اور بعض ان میں سے بیوقوف تھے اس لئے انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی کوئی بات نہ سنی حضرت علیؓ نے بہتیرا کہا کہ آخر میں ان کو قرآن ہی کی طرف تو بلا رہا تھا اگر وہ اس پر راضی ہوتے تو کیوں پہلے مقابلہ کرتے۔ مگر انھوں نے کہا نہیں تم صرف یہ خود غرضی سے کہتے ہو۔ تمہیں بس اپنی خلافت کا فکر ہے تمہیں اس سے کیا کہ مسلمان تباہ ہوتے ہیں یا بچتے ہیں تم تو اپنی خلافت کو لئے بیٹھے ہو اور تمہیں اس امر کی کوئی پرواہ نہیں کہ مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔ حضرت علی نے انھیں پھر سمجھایا۔ مگر وہ پھر بھی نہ مانے اور آخر انھوں نے حضرت علی سے کہا کہ یا تو جنگ فوراً بند کرو ورنہ نہیں تو ہم ابھی تم کو عثمانؓ کی طرح قتل کر دیں گے یا پکڑ کر معاویہ کے لشکر کے سپرد کر دیں گے۔ حضرت علی نے کہا اچھا جس طرح چاہو کرو مگر میرے آج کے انکار کو یاد رکھنا اور اگر میرا کہنا مانتے ہو تو لڑائی جاری رکھو اور اگر میرا کہنا نہیں مانتا اور تم میرے نافرمان ہو چکے ہو تو پھر تم مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ جو تمہارے جی میں آتا ہے کرو۔ انھوں نے کہا بس اب فیصلہ کا طریق یہی ہے کہ الاشتر کو فوراً بلواؤ اور اسے کہو کہ لڑنا چھوڑ دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اشتر کی طرف آدمی بھیجا کہ اسے بلا لاؤ۔ وہ کہنے لگا کچھ خدا کا خوف کرو کبھی کوئی سپہ سالار کو بھی دشمن کے مقابلہ سے بلوایا کرتا ہے اگر میں یہاں سے تھوڑی دیر کے لئے بھی چلا گیا تو ہمیں جو فتح ہو رہی ہے فوراً شکست سے بدل جائے گی۔ پس مجھے مت بلواؤ۔ دشمن کی شکست میں بس تھوڑی دیر ہی رہتی ہے اس کے بعد میں آ جاؤں گا۔ جب وہ آدمی یہ پیغام لے کر حضرت علی کے پاس پہنچا اور حضرت علی نے بتایا کہ اشتر نے یہ جواب بھجوایا ہے تو وہ حضرت علی سے کہنے لگے ہم تمہاری چالاکیوں کو جانتے ہیں تم نے جو پیغام بھیجا تھا اسے یہ سمجھا کر بھیجا تھا کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے اشتر کی طرف سے جواب آ کر دے دینا حضرت علی نے کہا میں تو تمہارے فائدہ کے لئے کہہ رہا ہوں اشتر لڑ رہا ہے اور تھوڑی دیر میں ہی خدا تعالےٰ ہمیں فتح دے دے گا۔ تم اسے میدان جنگ سے نہ بلاؤ

وہ کہنے لگے بلوانا ہے تو فوراً بلواؤ ورنہ ہم ابھی تمہیں قتل کر دیں گے۔ حضرت علیؓ نے آخر پیغامبر کو کہا تم پھر جاؤ اور الاشتر کو سارا حال سناؤ اشتر نے کہا تم یہ تو سوچو میں کتنا بڑھ رہا ہوں (الاشتر کوئی اچھے اخلاق کا آدمی نہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف جو فتنہ اٹھا یہ اُس میں شامل تھا مگر بعد میں معلوم ہوتا ہے اس نے توبہ کر لی۔ یہ لڑائی کے وقت بڑا جوش پیدا کر دیا کرتا تھا اور اس کا طریق یہ تھا کہ یہ نیزہ لے کر دشمن کے لشکر میں گھس جاتا اور اپنے سپاہیوں سے کہتا اگر مجھے بچانا ہے تو بچا لو چنانچہ وہ دشمن پر ٹوٹ پڑتے اور اسے پسپا کر دیتے۔ پھر وہ نیزہ لے کر اور آگے بڑھ جاتا اور دشمن کے لشکر میں گھس جاتا اور پھر اپنے سپاہیوں سے کہتا اگر مجھے بچانا ہے تو بچا لو اور سپاہی پھر ٹوٹ پڑتے۔ اس طرح وہ قلب لشکر میں گھستا چلا جاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس پر اتنا اعتماد تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے اگر میرے پاس دو اشتر ہوتے تو مجھے یہ تکلیفیں نہ پہنچتیں) پھر اشتر کہنے لگا فتح ہونے میں چند منٹوں کی دیر ہے ابھی میں ان لوگوں کو قتل کر دیتا ہوں یا قید کر کے تمہارے پاس لاتا ہوں تم مجھے چند منٹ کی مہلت دے دو۔ مگر اس جواب پر وہ پھر برافروختہ ہو گئے اور انہوں نے کہا بس یا تو اشتر کو بلواؤ نہیں تو ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ حضرت علیؓ نے پھر اشتر کی طرف پیغامبر بھیجا اور کہا کہ تمہارے سامنے اب دو باتیں ہیں یا تو دشمن پر فتح حاصل کر لو اور یا اگر چاہتے ہو تو علی کا سر معاویہ کے خیمہ میں پہنچا دو۔ اشتر نے جب یہ سنا تو کہنے لگا انا للہ وانا الیہ راجعون اور میدان جنگ سے واپس آگیا اور اس نے ان لوگوں کو سخت ڈانٹا اور کہا تم مجھے دس منٹ کی مہلت دے دو میں ابھی اس مصیبت کا خاتمہ کر دیتا ہوں مگر وہ کہنے لگے ہم ان باتوں کو نہیں جانتے انہوں نے نیزوں پر قرآن اٹھایا ہوا ہے اور اب ہمارے لئے سوائے اس کے کوئی صورت نہیں کہ ہم قرآن سے اپنے اس جھگڑے کا فیصلہ کریں۔ وہ کہنے لگا نالائقو تم سے بہتر لوگ حضرت علیؓ کی طرفداری کرتے ہوئے اس جنگ میں مارے گئے ہیں کیا وہ خلافِ قرآن طریق پر عمل کر کے مارے گئے ہیں اور کیا وہ جہنمی ہیں؟۔ وہ کہنے لگے ہم کچھ نہیں جانتے جب انہوں نے قرآن اٹھا لیا تو اور کیا رہا۔ معلوم ہوتا ہے انہوں نے رشوتیں کھائی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے وہ اس قدر ان کی تائید کر رہے تھے

یا پھر ممکن ہے خدا تعالےٰ کی طرف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کی انھیں یہ سزا مل رہی ہو۔ بہرحال جب معاملہ طول پکڑ گیا اور وہ اپنے اس ارادہ سے باز نہ آئے تو حضرت معاویہ کے لشکر کی طرف ایک آدمی بھیجا گیا کہ وہ جا کر پوچھ آئے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ جب اس نے پوچھا تو وہ کہنے لگے بس ہم یہ چاہتے ہیں کہ کمیشن بیٹھ جائے اور وہ جو فیصلہ کر دے اسے منظور کر لیا جائے۔ گویا فیصلہ تحکیم یہ ہوا یعنی دونوں طرف کے حکم جو فیصلہ کریں وہ منظور ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے بہت روکا اور فرمایا یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کمیشن بٹھانے کا کیا مطلب ہے۔ وہ کہنے لگے کمیشن آخر قرآن کے مطابق ہی فیصلہ کرے گا قرآن کے خلاف فیصلہ تو نہیں کر سکتا۔ حضرت علیؓ نے کہا اے نالائقو میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا ہوا ہے اور میں اسے تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میری یہ بات مان لو کہ ایسے معاملات میں کمیشن نہ بٹھایا جائے لیکن خوارج باز نہ آئے اور انہوں نے کہا بہتر تجویز یہی ہے کہ کمیشن بیٹھے۔ آخر اہل شام نے عمرو بن العاص کو حکم مقرر کیا اور جب حضرت علی نے اُن کو فیول سے پوچھا کہ ہماری طرف سے کون حکم ہوگا تو انہوں نے کہا ہماری طرف سے ابوموسیٰ اشعری ہوں گے۔ حضرت علیؓ نے کہا تم نے ایک بات میں میری نافرمانی کی ہے اب دوسری میں نہ کرو اور میری اس نصیحت کو مان لو کہ ابوموسیٰ اشعری کو حکم مقرر نہ کرو۔ وہ کہنے لگے تو پھر اور کس کو مقرر کریں حضرت علیؓ نے کہا عبداللہ ابن عباس کو مقرر کر لو۔ وہ کہنے لگے۔ خوب ابن عباس چونکہ تمہارا رشتہ دار ہے اس لئے تم چاہتے ہو کہ وہ حکم بنے تا وہ تمہاری تائید میں فیصلہ کرے۔ حضرت علیؓ نے کہا اچھا عبداللہ بن عباس اگر میرا رشتہ دار ہے تو اشتر تو رشتہ دار نہیں اسے مقرر کر لو۔ انہوں نے کہا واہ اشتر نے ہی تو سارا فساد کیا ہے اسے حکم کس طرح مقرر کریں۔ حضرت علیؓ نے کہا پھر جس طرح مرضی ہو کرو۔ اور ابوموسیٰ اشعری تو اتنا سادہ آدمی ہے کہ وہ جاتے ہی پھنس جائے گا۔

مجھے اس واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کوفیوں اور شامیوں کے درمیان ضرور کوئی سازش تھی۔ اور رخوت چلی ہوئی تھی ورنہ جب تک سازش نہ ہو اس قدر اصرار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اصرار کرنا ہی بتاتا ہے کہ پہلے سے آپس میں انہوں نے یہ فیصلہ کر رکھا تھا کہ ابوموسیٰ اشعری کو حکم مقرر کرائیں گے وہ چونکہ زیادہ سمجھدار نہیں اس لئے جس طرح چاہیں گے اُن سے منوالیں گے آخر حضرت علی اور حضرت معاویہ کے لشکر کے درمیان ایک معاہدہ لکھا گیا جس کے الفاظ یہ تھے کہ

ھٰذا ما تقاضیٰ علیہ علی بن ابی طالب ومعاویۃ بن ابی سفیان۔ قاضی علیؓ علیٰ اھل الکوفۃ ومن معھم وقاضیٰ معاویۃ علیٰ اھل الشام ومن معھم۔ اننا ننزل عند حکم اللّٰہ وکتابہ وان لا یجمع بیننا غیرہ وان کتاب اللّٰہ بیننا من فاتحتہ الیٰ خاتمتہ۔ نحیی ما احییٰ ونمیت ما امات فما وجدا الحکمان فی کتاب اللّٰہ وھما ابوموسیٰ عبد اللّٰہ بن قیس وعمرو بن العاص عملا بہ وما لم یجداہ فی کتاب اللّٰہ فالسنۃ العادلۃ الجامعۃ غیر المفرقۃ۔

یعنی یہ وہ اقرارنامہ ہے جو علی ابن ابی طالب اور معاویہ ابن ابی سفیان کے درمیان لکھا گیا ہے حضرت علی نے اہل کوفہ اور اُن تمام لوگوں کی طرف سے جو اُن کے ساتھ ہیں ایک حکم مقرر کیا ہے اسی طرح معاویہ نے اہل شام اور ان تمام لوگوں کی طرف سے جو ان کے ساتھ ہیں ایک حکم مقرر کیا ہے۔

ہم خدا تعالےٰ کی کتاب اور اس کے حکم کو قاضی قرار دے کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے حکم اور خدا تعالےٰ کی کتاب کے حکم کے سوا ہم کسی اور بات کا اس معاملہ میں دخل نہیں ہونے دیں گے اور یہ کہ ہم سورۃ فاتحہ سے لے کر والناس تک تمام قرآن شریف کو مانتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ قرآن کریم جن کاموں سے کرنے کا ہمیں حکم دے گا۔ ہم ان کی تعمیل کریں گے اور جن سے منع کرے گا ان سے رُک جائیں گے۔ دونوں حکم جو مقرر ہوئے ہیں وہ ابوموسیٰ عبد اللہ بن قیس اور عمرو بن العاص ہیں یہ دونوں جو کچھ کتاب اللہ میں پائیں گے اس کے مطابق فیصلہ کریں گے اور اگر کتاب اللہ میں نہیں پائیں گے تو سنت جامعہ غیر مختلف فیہا پر عمل کریں گے۔

ہاں ایک تیسری بات جس سے کوفیوں اور شامیوں میں سازش کا پتہ چلتا ہے یہ ہے کہ جب حضرت علیؓ نے کہا کہ یہ کمیٹی فلاں جگہ بیٹھ جائے اور معاملات پر غور و خوض کرے تو حضرت علیؓ کے اپنے ساتھی کہنے لگے ہم تو اس کمیٹی کو شام کے قریب جگہ دیں گے تا اس پر تمہارا اثر نہ ہو۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ درحقیقت معاویہ کے ساتھ تھے اور محض فتنہ پیدا کرنے کے لئے حضرت علیؓ سے ملے ہوئے تھے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے اپنے لشکر سے اور حضرت معاویہ نے اپنے لشکر سے اس بات کا اقرار لیا کہ فیصلہ سنانے کے بعد حکمین کے جان و مال اور اہل و عیال سب محفوظ رہیں گے۔ اور کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی جائے گی۔ چنانچہ دونوں لشکروں نے اس کا اقرار کیا مگر ابھی اس معاہدہ کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی کہ ایک فریق انہی میں سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا دین کے معاملہ میں کمیشن کیسا۔ کیا ہم نے ان دو شخصوں کے ہاتھ میں اپنا ایمان بیچ دیا ہے کہ یہ جو کچھ کریں گے وہ ہمیں منظور ہو گا۔

حضرت علیؓ نے کہا میں نے تو تمہیں پہلے کہہ دیا تھا اور اس تحکیم سے روکا تھا۔ وہ کہنے لگے تو پھر زور سے ہمیں روکا کیوں نہیں۔ اس کا تو یہ مطلب ہے کہ اگر ہم جھوٹ کی تائید کریں گے تو تم بھی تائید کرو گے۔ میں اس واقعہ سے بھی سمجھتا ہوں کہ ان دونوں لشکروں کی ضرور آپس میں سازش تھی کیونکہ پہلے انہوں نے یہ شور مچایا کہ کمیشن مقرر کرو اگر کمیشن مقرر نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے راز فاش ہونے سے ڈرتے ہو۔ اور جب ان کے اصرار پر کمیشن مقرر کر دیا گیا تو انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ کیا ہم نے ان دونوں کے ہاتھ میں اپنے ایمان بیچ دئے ہیں۔ دین کے معاملہ میں تحکیم کیسی۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہتے ہیں کہ کوئی بوڑھا شخص تھا جس کی یہ عادت تھی کہ وہ شادیاں کرتا اور پھر معمولی سی بات پر عورت کو طلاق دے کر الگ کر دیتا۔ اور اس کا جو کچھ مال ہوتا وہ اپنے قبضہ میں کر لیتا۔ وہ پہلے ہی مالدار تھا مگر اس طریق سے اس کے پاس اور بھی زیادہ مال جمع ہو گیا۔ اور لوگ بھی اس لالچ میں کہ اگر کل یہ بڈھا مر گیا تو مال ہمیں مل جائے گا اس سے اپنی لڑکیاں بیاہ دیتے۔ مگر وہ تھوڑے دنوں میں ہی طلاق دے دیتا۔ آخر ایک عورت نے جو بڑی چالاک تھی اس سے شادی کی چند دن تو گذر گئے۔ مگر آخر اُس نے چاہا کہ اسے بھی طلاق دے دے۔ لیکن اسے کوئی نقص معلوم نہ ہوا۔ اور عورت نے ایسی عمدگی سے گھر کا کام چلایا کہ وہ کوئی نقص معلوم نہ کر سکا۔ ایک دن وہ سخت تنگ آ گیا اور کہنے لگا یہ مرتی بھی نہیں اور اس کے کام میں کوئی نقص بھی نہیں ہوتا کہ اسے طلاق دوں۔ کیا کروں۔ مگر پھر تھوڑی دیر کچھ سوچ کر باورچی خانہ میں چلا گیا اور اپنی عورت سے کہنے لگا آج بس یہیں کھانا کھاؤں گا۔ اس نے کہا شوق سے بیٹھئے اور کھانا کھایئے۔ وہ وہیں بیٹھ گیا اور عورت نے پھلکے پکانے شروع کر دیئے۔ یہ دیکھ کر وہ بڈھا کھڑا ہو گیا اور اُس نے جوتا ہاتھ میں لے کر اس کے سر پر مارنا شروع کر دیا اور کہا یہ خباثت! روٹیاں تو تُو ہاتھ سے ہلاتی ہے تیری کہنیاں کیوں ہلتی ہیں۔ وہ عورت تھی بڑی ہوشیار کہنے لگی صاحب۔ آپ خاوند اور میں بیوی۔ جوتی جس وقت چاہیں مار لیں مگر دیکھیں غصہ سے معدہ خراب ہوتا ہے اور آپ کی عمر ایسی نہیں کہ معدہ کی کوئی تکلیف آپ برداشت کر سکیں۔ آپ کھانا کھا لیجئے۔ کھانا کھانے کے بعد جتنا چاہیں مجھے مار لیں۔ خیر یہ بات اُس کی سمجھ میں بھی آ گئی اور اس نے دل میں یہ خیال کر لیا کہ چلو ایک حق تو قائم ہو ہی گیا ہے بعد میں اسے مار لیں گے۔ چنانچہ اس نے روٹی کھانا شروع کر دی مگر ابھی اس نے چند لقمے ہی کھائے تھے کہ عورت نے اچک کر جوتا اٹھایا اور تڑاتڑ اس کے سر پر مارنا شروع کر دیا اور کہا کمبخت روٹی تو تُو منہ سے کھاتا ہے تیری داڑھی کیوں ہلتی ہے؟ پس جس طرح وہ بڈھا کبھی کوئی بہانہ تلاش کرتا تھا اور کبھی کوئی۔ یہی حال خوارج کا تھا۔ جب انہوں نے کمیشن کا مطالبہ کیا۔ اور حضرت علیؓ نے انکار کیا تو کہنا شروع کر دیا کہ دیکھا یہ قرآن نہیں مانتے۔ شامیوں نے اپنے نیزوں پر قرآن اٹھائے ہوئے ہیں اور یہ اپنی بات پر ضد کئے ہوئے ہیں۔ اور جب کمیشن کا تقرر تسلیم کر لیا تو کہنا شروع کر دیا کہ دین کے معاملہ میں کمیشن کیسا۔ ہم کوئی کمیشن کے تابع ہیں کہ اس کی بات مان لیں۔ یہی حال میں سمجھتا ہوں مصری پارٹی کا بھی ہے۔ میں نے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واقعات دیکھتے ہوئے کمیشن کا تقرر تسلیم ہی نہیں کیا لیکن اگر میں تسلیم کر لیتا تو پھر یہی لوگ یہ کہنا شروع کر دیتے کہ جب خود انہوں نے کمیشن تسلیم کر لیا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ انہیں خود بھی شبہات ہیں ورنہ دین کے معاملہ میں کمیشن کیسا۔

(باقی)

اعلان برائے داخلہ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

جامعہ نصرت میں بی اے پارٹ I کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۴ء سے شروع ہو گا۔ اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ کریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۳۰ اگست ۱۹۶۴ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتے ہیں۔ انٹرویو روزانہ صبح ۸ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک ہو گا۔

جامعہ نصرت برائے خواتین واحد تعلیمی ادارہ ہے جہاں طالبات کو صحیح رنگ میں اسلامی ماحول میسر ہے۔ طالبات کے لئے دینیات کی تعلیم لازمی ہے۔ اور پردے کا انتظام نہایت تسلی بخش ہے۔ طالبات نہایت پرسکون اور پاکیزہ فضا میں علم حاصل کرتی ہیں۔ سادگی کالج کا زریں اصول ہے۔ جامعہ نصرت کی طالبات کے لئے سفید سوتی یونیفارم مقرر کیا گیا ہے جس کی سختی سے پابندی کرائی جاتی ہے چنانچہ ہمارا کالج ہر روز تبدیل ہونے والے فیشن اور بے جا مغربی تقلید کی لعنت سے پاک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بفضل ایزدی کالج کے نتائج نہایت شاندار رہتے ہیں۔ پچھلے برس مس فیروزہ فائزہ ثانوی بورڈ کے انٹرمیڈیٹ امتحان (آرٹس) میں اوّل آئیں۔ اسی طرح سال رواں میں بھی نتائج قابل رشک ہیں۔ انٹرمیڈیٹ کے نتائج ۹۱ فی صد رہے۔ بی اے میں بھی گذشتہ برس ۸ طالبات نے وظائف حاصل کئے۔ اور آنرز کورس میں ہماری طالبہ مس حامدۃ البشریٰ پنجاب میں سیکنڈ آئیں۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جامعہ نصرت نے قلیل عرصہ میں حیرت انگیز ترقی حاصل کی ہے۔ کھیلوں کے میدان میں بھی ہماری لڑکیاں کسی کالج کی کھلاڑی لڑکیوں سے کم نہیں۔ پچھلے برس ڈگری کلاس کی کھلاڑی طالبات والی بال کے بین الجامعی میچز میں رنرز اپ قرار دی گئیں۔ ثانوی بورڈ کے مقابلہ جات میں دو طالبات مس نصرت احمد اور ریحانہ کوثر صاحبہ نے پچاس پچاس روپے کے انعام اور اسناد حاصل کیں۔

جامعہ نصرت ہوسٹل کی عمارت میں توسیع کر دی گئی ہے۔ اور اب ٹی۔ آئی کالج میں ایم۔ اے کلاسز کی طالبات کے لئے بھی انتظام کیا گیا ہے۔ ایم۔ اے عربی میں باہر سے آ کر داخلہ لینے والی طالبات کے لئے جامعہ نصرت ہوسٹل میں تمام سہولتیں موجود ہیں۔ ہوسٹل کالج کے کمپاؤنڈ میں واقع ہے۔ بجلی کے پنکھے ہر کمرے میں لگے ہوئے ہیں۔ پانی اور بجلی کا بہترین انتظام ہے۔ سال رواں سے فلش بیت الخلاء مکمل کر دیئے گئے ہیں۔

بورڈرز کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ اور ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ کہ وہ زندگی کو حقیقی اسلامی رنگ میں ڈھالیں۔ نمازیں باجماعت پڑھائی جاتی ہیں۔ رمضان میں سحری اور افطاری کا بہترین انتظام ہے اور ہر روز طالبات کو مسجد مبارک میں درس قرآن کریم سننے کے لئے لے جایا جاتا ہے۔ بورڈرز کے لئے سپرنٹنڈنٹ کے علاوہ اقامتی سٹاف بھی ان کی تعلیم و تربیت کا خاص خیال رکھتا ہے۔

امید ہے۔ احباب اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں داخل کروائیں گے یہ ان کا اپنا کالج ہے اور مندرجہ بالا فوائد کے علاوہ جامعہ نصرت کی فیس اور ہوسٹل کا خرچ مغربی پاکستان کے تمام خواتین کالجز کی نسبت کم ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ وظائف۔ انٹرونگ ایکسچینج پروگرام:۔ مالیت وظیفہ ۔/۱۷۵ ماہوار۔ کرایہ ہوائی سفر۔ تعلیم زراعت۔ اینیمل ہسبینڈری و انجنیئرنگ۔

درخواستیں ۲۷/۸/۶۴ تک بنام افسر انچارج سکالرشپس ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور۔ فارم ۳۰ پیسے کا واپسی لفافہ بھیج کر۔ تعداد وظائف:۔

۱۔ ایم اے / ایم ایس سی۔	۵	شرط	فرسٹ ڈویژن بی اے۔ بی ایس سی۔ بی کام۔
۲۔ بی اے / بی ایس سی / بی کام۔	۵	”	سیکنڈ ڈویژن ایف اے۔ ایف ایس سی۔
۳۔ ایم بی بی ایس۔	۲	”	فرسٹ ڈویژن ایف ایس سی۔
۴۔ بی ایس سی انجنیئرنگ۔	۳	”	” ” ” ”
۵۔ ” ” ایگریکلچر۔	۲	”	” ” میٹرک
۶۔ ” ” اینیمل ہسبینڈری۔	۲	”	” ” ”
۷۔ ہوم اکنامکس۔	۲	”	” ” ”

(پ-ٹ ۱۲/۸/۶۴)

۲۔ داخلہ اے و بی سیکشنز (اے۔ ایم۔ آئی۔ ای) ٹیکنیکل کالجز:۔ داخلہ سیکشن اے ٹیکنیکل کالجز لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کراچی

ایوننگ کلاسز (لاہور مارننگ کلاسز بھی) داخلہ سیکشن بی برائے سول، مکینیکل، الیکٹریکل انجنیئرنگ ایوننگ کلاسز۔ شرط:۔ انٹر سائنس سٹوڈنٹ۔ فیل شدگان اور کم نمبر کو سپیشل کورس میں۔ انٹر سائنس سٹوڈنٹ شپ اے ایم آئی ای اور بیک وقت سیکشن اے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ ہر دو سیکشنز منظور شدہ گورنمنٹ۔ ہوسٹل موجود۔ پراسپکٹس و فارم داخلہ ایک روپیہ پچیس پیسے بھیج کر مندرجہ ذیل سے طلب ہو۔

۱۔ ایم ڈی اللہ دیا۔ ایگزیکٹو سیکرٹری نیشنل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ آف پاکستان ۱۱ مزنگ روڈ لاہور

۲۔ پرنسپل ٹیکنیکل کالج ملحقہ ہوا اے سکاؤٹس کیمپس۔ والٹن لاہور

۳۔ ” ” ” ۳/۲ اصغر مال ڈویلپمنٹ ایریا سٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی

۴۔ ” ” ” ۱۶۴ ۳-جی پی ای سی ایچ ایس۔ کراچی ۲۹

۵۔ ” ” ” جی ٹی روڈ پشاور سٹی۔ (پ-ٹ ۱۲/۸/۶۴)

۳۔ ٹیکنیکل سپروائزر ٹرینیز برائے پاکستان آرڈیننس ایکسپلوسوز فیکٹری

ٹریننگ ۳ ماہ۔ وظیفہ ۱۷۵ ماہوار۔ تنخواہ سپروائزر ۱۵۰۔۷۔۲۲۰۔۸۔۲۶۰ الاؤنسز علاوہ۔

شرائط:۔ انٹر سائنس۔ عمر ۱/۸/۶۴ کو ۱۸ تا ۳۵۔ پانچ سالہ سروس لازم۔

درخواستیں بشمول مصدقہ نقول سندات، پاسپورٹ سائز فوٹو، پوسٹل آرڈر پانچ روپے ۴/۹/۶۴ تک بنام سپرنٹنڈنٹ ایکسپلوسوز پاکستان آرڈیننس فیکٹریز واہ کینٹ۔ (پ-ٹ ۱۳/۸/۶۴)

۴۔ بھرتی جنرل ڈیوٹیز (طلائی انگ) برانچ پی اے ایف:۔ تنخواہ ۹۲۵/۔ ماہوار۔ شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج

عمر ۱/۹/۶۵ کو ۱۶½ تا ۲۲۔ انٹرویو ۱۵/۹/۶۴ تک انتخاب بذریعہ انٹرویو۔ مندرجہ ذیل دفاتر بھرتی سے رابطہ پیدا کریں کراچی۔ (لاہور۔ ایبٹ روڈ) راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ (پ-ٹ ۱۴/۸/۶۴)

۵۔ ضرورت اکاؤنٹس کلارکس:۔ تنخواہ ۱۵۰۔۸۔۱۹۰۔۱۰۔۳۰۰ شرائط۔ گریجوایٹ۔ درخواستیں ۲۵/۸/۶۴ تک معرفت دفتر روزگار بنام سپرنٹنڈنگ انجنیئر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ سرکل بہاولپور۔ (پ-ٹ ۱۴/۸/۶۴)

۶۔ تعلیمی وظائف۔ ایسٹ ویسٹ سینٹر۔ ہوائی یونیورسٹی:۔ آغاز ستمبر ۶۵ء۔ دس وظائف ۲۱ ماہ کے لئے۔ پورا خرچ تعلیم، سفر آمد و رفت۔ شرائط:۔ ایم اے۔ ایم ایس سی۔ بی ای ڈی۔ فرسٹ یا سیکنڈ کلاس۔ عمر ۳۰ تک۔ درخواستیں ۱۰/۹/۶۴ تک۔ فارم ۱۰ × ۴½ انچ سائز کا ۹۰ پیسے کی ٹکٹوں والا لفافہ بھیج کر یو ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان ۶۶۔ این ای آئی لائنز۔ صدر کراچی ۳ سے۔ (پ-ٹ ۱۴/۸/۶۴)

۷۔ داخلہ پنجاب یونیورسٹی کالجز ٹیچنگ ڈیپارٹمنٹس آغاز سیشن ۷/۹/۶۴۔ کافی تعداد وظائف (۹۰/۔ ماہوار برائے طلباء آرٹس۔ یکصد برائے طلبہ سائنس) قرضہ، مراعات، شرائط داخلہ۔ انٹرویو۔ ٹسٹ و درخواستوں کی آخری تاریخوں کے لئے ملاحظہ ہو تفصیل مندرجہ اخبار پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۳/۸/۶۴۔ صفحہ ۱۰۔

۸۔ ٹریننگ کورسز ۶۴ء سٹاک اسسٹنٹس / ویٹرنری کمپاؤنڈرز:۔ آغاز ۱/۱۰/۶۴۔ کالج آف اینیمل ہسبینڈری لاہور۔

انٹرویو ۹/۹/۶۴۔ فیس کورس ۱۰۱ روپے۔ شرط: میٹرک۔ درخواستیں ۴/۹/۶۴ مع ضروری کوائف بنام اسسٹنٹ پروفیسر انچارج سٹاک اسسٹنٹ کلاس کالج آف اینیمل ہسبینڈری لاہور۔ (پ-ٹ ۱۴/۸/۶۴)

(ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب مالک غنی فلور ملز گول بازار ربوہ کے بچے عزیز مختار احمد کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ میرے ایک عزیز ضلع لائل پور میں شدید بیمار ہیں اور ان کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(خواجہ عبدالمومن گولبازار ربوہ)

۳۔ میرا لڑکا مشتاق احمد لندن گیا ہوا ہے۔ وہاں پر اس کی اہلیہ بیمار ہو گئی ہے اور ہسپتال داخل ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(خاکسار۔ محمد اسمٰعیل ڈرائیور بازار گنج مغل پورہ لاہور)

۴۔ ہماری ممباسہ کی جماعت کے ایک نہایت مخلص نوجوان بھائی مسٹر منور احمد صاحب بٹ اور ان کی نہایت ہی مخلصہ بیوی فوزیہ بیگم صاحبہ جو لجنہ اماء اللہ ممباسہ کی جنرل سیکرٹری بھی ہیں کے ہاں بچہ پیدا ہوتے ہی فوت ہو گیا ہے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اس کا ان کے سارے خاندان پر بہت بُرا اثر ہے بالخصوص فوزیہ بیگم صاحبہ کو اس حادثہ کی وجہ سے بہت صدمہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو میاں بیوی اور ان کے خاندان کو اپنی پناہ میں رکھے اور اپنے فضل سے ان کو جلد زندہ رہنے والا نیک نعم البدل عطا کرے۔ آمین (خاکسار محمد اسحٰق صوفی عفی عنہ انچارج احمدیہ مسلم مشن ممباسہ)

۵۔ میں آٹھ سال سے بیمار ہوں اور بہت کمزور ہو چکا ہوں یہاں تک کہ ہلنے جلنے اور چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اور میری بیوی کو سفید موتیا گرنا شروع ہو گیا ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم دونوں کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(خاکسار حاجی محمد افضل اوجلوی مکان ۱۷ گلی ۵۸ نیا دھرم پورہ لاہور)

۶۔ میں قریباً عرصہ دو سال سے مسلسل پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ جملہ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(مرزا محمد حنیف فرسٹ ایئر محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ)

۷۔ میری والدہ صاحبہ امۃ السلام بنت حاجی نصیر الحق صاحب دس یوم سے ریلوے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ (نسیم احمد ولد محمد احمد خان اسسٹنٹ انجنیئر ریلوے لاہور)

۸۔ عاجز ان دنوں سخت پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرما دیں کہ مولا کریم مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (محمد عبداللہ باجوہ عفی عنہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ظفر وال ضلع سیالکوٹ)

۹۔ میرے بڑے بھائی حکیم نور علی خاں صاحب محصل حلقہ سول لائن بعارضہ قلب بیمار چلے آ رہے ہیں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (خاکسار بشارت علی خاں دواخانہ مفرح حیات ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور)

۱۰۔ خاکسار بعض مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔ (خاکسار عبدالغنی بٹ۔ بدو ملہی)

۱۱۔ خواجہ رشید احمد صاحب ابن خواجہ حمید احمد صاحب بفضل تعالیٰ اس سال ایف ایس سی میں ۴۰۵ نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اس خوشی میں انہوں نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ خواجہ رشید احمد صاحب کی کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آئندہ مزید ترقیات سے نوازے۔

(نور احمد خاں صدر حلقہ سول لائن لاہور)

۱۲۔ مسٹر محمد علی آف ماریشس حال لاہور بہت نیک اور مخلص احمدی ہیں۔ آپ بعارضہ ضعف قلب سخت بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بیماری اور بیکاری کے سبب آج کل بہت پریشان ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت اور مالی پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر الدین چوہدری)

۱۳۔ میرے ہم زلف اور اس کے بھائی نے ایک قتل کے مقدمہ میں ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں تا اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی باعزت بریت فرمائے۔

(علی احمد اکاؤنٹنٹ فضل عمر ریسرچ ربوہ)

۱۴۔ میرا نواسہ عزیزم منصور احمد یکم اگست سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے نیز میں چند مقدمات کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز دیگر پریشانیوں سے نجات بخش کر مجھ کو اور میرے خاندان کو دینی و دنیوی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین (سیٹھی خلیل الرحمٰن جہلم)

۱۵۔ ہمارے بزرگ میاں فضل الٰہی صاحب کافی لمبے عرصے سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مرزا محمد حنیف فرسٹ ایئر محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ)

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۸ر اگست ۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے دھمکی دی ہے کہ اگر ترکی نے قبرص میں مسلح مداخلت کی تو قبرص تیسری عالمگیر جنگ کا اکھاڑہ بن جائے گا ۔ اور دنیا میں پائیدار امن کے قیام کی جو امیدیں پیدا ہوئی ہیں وہ مایوسی میں بدل جائیں گی روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کے مطابق روس کی ریاست کرغیز کے دارالحکومت کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر خروشیف نے کہا یونانیوں کے خلاف ترکی کی کارروائی کو ایک سازش قرار دیا جس کی جڑیں واشنگٹن اور لندن تک پھیلی ہوئی ہیں ۔ ادھر ترکی کی حزب مخالف نے مطالبہ کیا ہے کہ قبرص کے معاملہ میں ترکی کو اور سخت رویہ اختیار کرنا چاہیئے ۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حزب اختلاف کے ایک ممتاز رکن نے کہا کہ قبرص میں ترکوں کی آبادیوں کو یونانیوں نے گھیر رکھا ہے اور اگر ان کی خوراک مسدود کی گئی تو یونانی ان ترکوں کو موت کے گھاٹ اتار دیں گے !

✶ جنیوا ۔ ۱۸ر اگست ۔ امریکہ نے قبرص کی تقسیم کے لئے جو منصوبہ پیش کیا ہے ترکی نے اس پر مشروط طور پر غور کرنا منظور کر لیا ہے اس منصوبے کے مطابق قبرص کے وہ حصے جو ترکی کے قریب ہیں ترکی کے حوالے کر دیئے جائیں گے اور دوسرے علاقوں کے لئے جو ترکی کے حصے میں آئیں گے، یونان ترکی کو معاوضہ ادا کرے گا ۔

✶ ۔ فرانس ۱۸ر اگست ۔ امریکہ کے صدر جانسن کے خاص سفیر مسٹر ہنری کیبٹ لاج پیرس پہنچ گئے ہیں یہاں وہ جنوب مشرقی ایشیا کے متعلق امریکہ کی پالیسی کے بارے میں فرانسیسی حکام سے بات چیت کریں گے ۔ مسٹر ہنری کیبٹ لاج صدر جانسن کے خاص سفیر کی حیثیت سے یورپی ممالک کا دورہ کر رہے ہیں ۔

✶ واشنگٹن ۱۸ر اگست ۔ پاکستان کی سترھویں یوم آزادی کے موقعہ پر امریکہ کے ایوان نمائندگان میں پاکستان اور صدر ایوب خان کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا ۔ ایوان نمائندگان کے ایک نیگرو رکن مسٹر ادم کلیٹس پاول نے کہا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کی مذہبی اور اخلاقی قدریں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں ۔ مسلمان مساوات اور بھائی چارے پر یقین رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں کسی قسم کا نسلی امتیاز روا نہیں رکھا جاتا اور ہر مذہب اور ہر نسل کے لوگوں کو مکمل آزادی حاصل ہے

مسٹر پاول نے کہا کہ پاکستان اور امریکہ بھارتی معاشرہ کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کیونکہ وہاں ذات پات کا سوال عروج پر ہے ،

مسٹر پاول نے پاکستان میں بنیادی جمہوریتوں کے نظام کا بھی ذکر کیا انھوں نے کہا یہ نظام جمہوریت کی نشوونما کے لئے ایک مضبوط بنیاد ہے انھوں نے کہا زراعت ، صنعت و اقتصادی استحکام اور معاشرتی فلاح و بہبود کے میدان میں پاکستان نے نمایاں ترقی کی ہے ۔

✶ ھونولولو ۔ ۱۸ر اگست امریکی فوج نے کل ایک امریکی جہاز " سی ولف " کے عملہ کے بارہ ارکان کو بچا لیا ۔ اس جہاز کو آگ لگ گئی تھی اور وہ بحرالکاہل میں غرق ہو گیا تھا ۔

✶ نیویارک ۱۸ر اگست ۔ امریکہ کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر لاؤس کی کمیونسٹ نواز پیتھٹ لاؤ فوج نے تھائی لینڈ میں پیش قدمی کی تو پیتھٹ لاؤ کے تمام فوجی اڈوں کو تباہ کر دیا جائے گا ۔ امریکہ کے اخبار " نیویارک ٹائمز " نے باخبر حلقوں کے حوالے سے خبر دی ہے کہ پیتھٹ لاؤ فوج شمالی ویٹ نام پر امریکی حملہ کے بعد تھائی لینڈ کی سرحدوں پر جمع ہو رہی ہے اور اگر چینی فوج نے جنوبی ویٹ نام کی طرف بڑھنا شروع کیا تو وہ بھی تھائی لینڈ میں پیش قدمی شروع کر دے گی

اخبار نے امریکی فوجی ماہروں کے حوالے سے خبر دی ہے کہ پیتھٹ لاؤ فوج نے جارز کے میدان سے اپنی فوج کو تھائی لینڈ کی سرحد کی طرف منتقل کرنا شروع کر دیا ہے اور جس انداز سے یہ کام جاری ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شمالی ویٹ نام جمہوریہ چین اور لاؤس کے پیتھٹ لاؤ لیڈروں کے عزائم بہت خطرناک ہیں وہ اچانک جنوبی ویٹ نام اور تھائی لینڈ میں پیش قدمی کا ارادہ رکھتے ہیں ۔

لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے

وہ ان حالات میں بھی امیر جماعت کے سامنے سر تسلیم خم کرے اور ان کے احکام کو بخوشی قبول کرے ۔ گو اس صورت میں اس کا یہ بھی اہم ترین فرض ہوگا کہ وہ ایسے امور کی فوری طور پر مرکز کو اطلاع دے تا مجلس مرکزیہ امیر جماعت پر اپنے دستور کا صحیح مفہوم واضح کر کے مذکورہ بدمزگی کو بطریق احسن دور کر سکے "۔

(الفضل یکم مارچ ۱۹۴۴ء)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی مذکورہ بالا بنیادی اور اصولی ہدایت اور اس کی روشنی میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی اپنی ماتحت مجالس کے نام تفصیلی ہدایات اس امر کی آئینہ دار ہیں کہ خدام ہوں یا انصار دونوں کو یہ امر ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا چاہیئے کہ جماعتی نظام بہر حال مقدم ہے اور مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ وغیرہ کی حیثیت اس نظام کے اندر اپنے اپنے محدود دائرے میں ایسی خود کار ذیلی تنظیموں کی ہے جن کا قیام جماعتی اتحاد و تعاون کی مضبوطی اور بحیثیت مجموعی جماعت کی ترقی کے لئے عمل میں لایا گیا ۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیموں پر جماعتی نظام کی بالادستی برقرار رکھنے اور مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ وغیرہ کو اس بنیادی اصل کا سختی سے پابند بنانے کی غرض سے کہ ان کی حیثیت جماعتی نظام کے اندر ایسی خود کار ذیلی تنظیموں کی ہے جن کا قیام جماعتی اتحاد و تعاون کی مضبوطی اور بحیثیت مجموعی جماعت کی بہتری اور ترقی کے لئے عمل میں لایا گیا ہے ۱۹۵۰ء کی مجلس مشاورت میں ایک نہایت اہم فیصلہ فرمایا ۔ وہ فیصلہ خود حضور ہی کے الفاظ میں یہ ہے :۔

" میں فیصلہ کرتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۱۸۲ ۔ الف میں فقرہ نمبر ۲۰ کی صورت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا جائے کہ ۔۔ " ان امور میں جو جماعت کے مجموعی یا عمومی مفاد پر اثر انداز ہو سکتے ہوں مقامی امیر کو مقامی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کو حکم دینے کا اختیار ہوگا جو تحریری ہونا چاہیئے اور ان مذکورہ بالا مجالس کو حق ہوگا کہ اگر وہ حکم کو ناواجب سمجھتی ہوں تو اپنی مرکزی مجلس کی معرفت صدر انجمن احمدیہ کو توجہ دلائیں "۔

(رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۵۰ء صفحہ ۲۱)

الغرض جماعتی نظام کا بہر حال مقدم ہونا اور ذیلی تنظیموں کا اس نظام کے اندر اپنے محدود دائرے میں اس طور پر خود کار و خود مختار ہونا جس سے باہمی تعاون و اتحاد مضبوط ہو اور جماعت بحیثیت مجموعی ترقی کرے وہ بنیادی اصل اور وہ روح ہے جو مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی ذیلی تنظیموں کی کارفرما ہے اور ان کے نہایت درجہ مفید و بابرکت اور نتیجہ خیز ہونے پر دال ہے ۔ اسی بنیادی اصل اور روح پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہر دو مجالس ہر طبقہ عمر کے افراد جماعت کی تربیت کرنے اور ان کے اندر خدمت و فدائیت کا جذبہ پیدا کرنے میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتی چلی آرہی ہیں اور ان کے ذریعہ باہمی اتحاد و تعاون کی مضبوطی کے باعث جماعت ترقی کے میدان میں بفضل اللہ تعالےٰ آگے ہی آگے بڑھتی چلی جارہی ہے ہم نے محض حصول ثواب کی خاطر یاد دہانی کے رنگ میں اس بنیادی اصل اور روح کا اعادہ کیا ہے کیونکہ ۔۔۔ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

الذّٰریٰت آیت ۵۶

بے بی ٹانک

بچوں کی رکی ہوئی نشوونما اور ہر قسم کی کمزوری کا علاج

۲ ۔ بچوں کے دستوں یا قے بدہضمی اور سوکھے پن کے لئے اکسیر

۳ ۔ دانت نکالنے کے زمانے میں بچوں کو صحت مند اور مضبوط بنانے والی بے نظیر ٹانک قیمت ڈیڑھ ماہ کورس ۳/- نصف ماہ ۔ ۱/۲۵

ڈاکٹر راجہ ھومیو اینڈ کمپنی ربوہ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے لئے ضروری اعلان

سال رواں میں چندہ تحریک جدید کی وصولی کے لئے صرف تین ماہ رہ گئے ہیں ، اور وصولی ۳۱ر جولائی تک ۶۰ فیصدی ہے امسال وعدے بھی بہت کم ہیں پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ وعدہ جات میں بھی اضافہ کی کوشش کریں "

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

اعلان نکاح

مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب مالک غنی فلور ملز گول بازار ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے بھتیجے عزیزم منصور احمد ولد چوہدری بشیر احمد صاحب اندرون بھاٹی گیٹ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ نسرین بنت چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم محلہ دارالصدر غربی ربوہ مبلغ ۲۰۰۰/- روپیہ حق مہر پر محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے مورخہ ۱۴ر جولائی ۶۴ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ پڑھا ۔

مکرم چوہدری صاحب موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ یکصد روپے برائے مسجد احمدیہ ہالینڈ اور مبلغ دس روپے الفضل کا خطبہ نمبر دو مستحق افراد کے نام جاری کرنے کے لئے ادا فرمائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب موصوف کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے ۔ آمین ۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

لاہور میں قیامت خیز بارش اٹھارہ افراد لقمۂ اجل بن گئے

ستر سے زیادہ مکانات اور ہزاروں جھگیاں منہدم ہو گئیں

لاہور۔ ۱۹ ؍ اگست۔ کل صوبائی دار الحکومت میں قیامت خیز بارش کے دوران اٹھارہ افراد لقمۂ اجل بن گئے، بیس سے زیادہ اشخاص کو شدید زخم آئے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں ستر سے زیادہ مکانات اور ہزاروں جھگیاں منہدم ہو گئیں۔ سینکڑوں افراد بے خانماں ہو گئے ہیں اور بیسیوں مخدوش مکانات کے مکین یاس و امید کے عالم میں اپنی چھتوں کے نیچے سر چھپائے بیٹھے ہیں۔ پیر کی صبح سے شروع ہو کر منگل کی دوپہر تک جاری رہنے والی بارش نے شہر کو متعدد جزیروں کی شکل دے دی ہے لاہور کی زندگی معطل ہو کر رہ گئی ہے ٹریفک بجلی اور ٹیلی فون کا نظام بری طرح متاثر ہوا ہے۔ بارش اور جمع شدہ پانی سے زیادہ متاثر ہونے والے محلے قیامت صغریٰ کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ یہ قیامت خیز بارش پرسوں صبح کے بعد شروع ہوئی تھی۔ اور کل دوپہر تک جاری رہی ان ۲۸ گھنٹوں میں صرف تھوڑے تھوڑے مختصر وقفوں کے لئے بارش کا زور کم ہوا اور مسلسل کئی کئی گھنٹے تک موسلا دھار مینہ جاری رہا۔ بارش کا سلسلہ ختم نہ ہونے کے باعث منہدم شدہ مکانوں کے ملبے میں دبنے والے افراد کو نکالنے اور دیگر امدادی کاموں میں بڑی دقت پیش آتی رہی۔ بجلی اور ٹیلیفون کا نظام درہم برہم ہو جانے سے بھی امداد کے ہنگامی مراکز اور متاثرہ کنبوں کے ہمسائے بروقت اور مکمل طور پر مدد نہ کر سکے اس وقت شہر کے بیشتر حصوں میں کئی کئی فٹ پانی جمع ہے بعض آبادیاں جزیروں کی صورت اختیار کر گئی ہیں خاص طور پر سمن آباد۔ کرشن نگر۔ شام نگر۔ سنت نگر اسلامیہ پارک۔ رسول پورہ۔ اچھرہ مصری شاہ۔ دھن پورہ کورٹ سٹریٹ بلال گنج۔ باغ منشی لدھا۔ احمد پارک۔ کریم بخش پارک۔ راج گڑھ۔ لارنس روڈ ٹمپل روڈ۔ ہیڈن روڈ۔ نسبت روڈ۔ لیک روڈ بیگم روڈ۔ گوالمنڈی۔ لوئر مال اور اندرون شہر کے متعدد علاقوں میں کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہے، اور سڑکوں نے تالابوں کی شکل اختیار کر لی ہے، اسلامیہ پارک کی طرف قبرستان میانی صاحب میں پانی جمع ہو جانے سے کئی قبریں بیٹھ گئی ہیں۔ اور کئی پانی میں ڈوب چکی ہیں۔ پولیس اور سول ڈیفنس کے رضا کاروں اور شہریوں کی امدادی پارٹیاں ملبے اٹھانے اور متاثرہ افراد کی امداد میں مصروف ہیں۔ ابھی نقصان کا پورا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔

اندرون لوہاری دروازہ لاہور کوچہ کوڑیاں میں ساڑھے پانچ بجے صبح ایک مکان نمبر ۱۶۸۸ گر جانے سے پانچ افراد پر مشتمل کنبہ لقمۂ اجل ہو گیا۔ اس حادثہ میں کنبہ کا سربراہ شمس الدین عمر ۵۴ سال اس کا دادا غلام قادر۔ ایک لڑکی عمر ۶ سال بھائی نور الدین عمر ۷۰ سال اور اس کا بیٹا محمد علی عمر ۲۵ سال لقمۂ اجل ہو گئے شمس الدین کا ملازم کالا عمر ۱۸ سال بھی اس اندوہناک حادثہ کی نذر ہو گیا۔ اس بد نصیب خاندان کو ملبہ سے نکالنے کی کوشش کرنے والے فائر بریگیڈ کے عملہ کا ایک فرد محمد اکبر بھی ایک دیوار گرنے سے زخمی ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ مکان پرانا تھا اندرون لوہاری دروازہ میں کوچہ درزیاں میں ایک مکان نمبر ۷۸۳ کی چھت گر جانے سے دو افراد ضیاء الدین اور چوہدری منیر زخمی ہو گئے۔

سانده میں شمس الدین ظاہر سٹریٹ میں مکان نمبر ۱۲ بارش کی تاب نہ لاتے ہوئے منہدم ہو گیا۔ اندر مالک مکان ابراہیم عمر ۵۵ سال اس کی اہلیہ حمیدہ بیگم تین بچے محمود عمر سات سال ریحانہ عمر ۴½ سال اور ایک بچہ ۱½ سال لقمۂ اجل ہو گئے۔ ایک لڑکی شمشاد عمر ۱۳ سال ایک بچی رخسانہ عمر ۶ سال ایک بچے ارشد عمر ۹ سال کو شدید زخم آئے ان کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے۔

بھونڈ پورہ میں سلطانہ سٹریٹ نمبر ۱۳ میں ایک شخص محمد شریف کا مکان گر جانے سے کرایہ دار مشتاق احمد کی ایک سات سالہ بچی ہلاک ہو گئی مشتاق احمد کو شدید چوٹیں آئیں۔ کنبہ کے دیگر سات افراد ملبہ کے نیچے سے زندہ نکال لئے گئے۔

(کوہستان لاہور ۱۹ ؍ اگست ۶۲ء)

لائل پور میں تین سو سے زیادہ مکان گر گئے

لائلپور ۱۹ ؍ اگست۔ شدید بارش کی وجہ سے لائل پور کی کچی آبادی میں تین سو سے زیادہ مکان گر گئے ہیں۔ بارش پرسوں صبح ۵ بجے شروع ہوئی تھی اور چار گھنٹے تک جاری رہی۔

درخواستِ دعا

میرا فرزند عبد الشکور پچھلے دنوں انگلستان سے ربوہ آیا تھا اب وہ مع اپنی اہلیہ جو منشی عبد الرحمن صاحب نیروبی کی صاحبزادی ہیں مورخہ ۲۱ ؍ اگست بعد جمعہ بذریعہ ہوائی جہاز لندن واپس جا رہا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے وہاں رہائش کے نظام میں سہولت پیدا ہو اور وہ خیر و عافیت کے ساتھ وہاں رہیں

(مرزا عبد الحمید نظارت بیت المال ربوہ)

راوی اور چناب میں زبردست سیلاب کا خطرہ

صوبہ کے تمام دریاؤں کی سطح بلند ہونا شروع ہو گئی

لاہور ۱۹ ؍ اگست ــ مغربی پاکستان کے بالائی علاقوں میں موسلا دھار بارشوں سے صوبے کے تمام دریاؤں میں طغیانی آگئی ہے۔ دریائے چناب میں خانکی اور تریموں اور راوی میں بلوکی کے مقام پر زبردست سیلاب آگیا ہے۔ دفتر موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق اگلے چوبیس گھنٹوں میں بالائی علاقوں میں مزید بارشوں سے دریائے چناب اور راوی میں زبردست سیلاب آنے کا خطرہ ہے۔ کل دن کے بارہ بجے خانکی پر چناب کا ڈسچارج ۲۵۱۹ ۳۳۴ کیوسک تھا۔ پرسوں کے مقابلے میں مرالہ پر چناب کے ڈسچارج میں تقریباً ۳۸ ہزار کیوسک کا اضافہ ہو گیا ہے۔ پرسوں شام مرالہ کا ڈسچارج ۱۱۲۹۵ کیوسک تھا۔ کل دن کے بارہ بجے ۹۹۳۲ ۱۴ کیوسک ہو گیا۔ شاہدرہ کے مقام پر دریائے راوی کی سطح بھی بلند ہو رہی ہے۔ پرسوں شام شاہدرہ پر راوی کا ڈسچارج ۸۴۲۳۴ کیوسک تھا جو کل بڑھ کر ۸۶۸۴ ۴ کیوسک ہو گیا۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں منگلا اور رسول پر جہلم کی سطح بھی بلند ہو گئی ہے پرسوں شام منگلا پر جہلم کا ڈسچارج ۵۹۷۱۰ کیوسک تھا۔ کل ۱۶۱۰ ۷ کیوسک ہو گیا۔ رسول کا ڈسچارج جو کل ۵۰۲۹۹ کیوسک تھا۔ کل ۱۲۹۰۰۰ کیوسک ہو گیا۔ دفتر موسمیات کی اطلاع کے مطابق گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں مغربی پاکستان میں سب سے زیادہ بارش لاہور ڈویژن میں ہوئی ہے۔ آج صبح ختم ہونے والے چوبیس گھنٹوں میں لاہور میں آٹھ انچ سے زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی۔

محترم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب ضیا یادگیری کی وفات

ــ بقیہ صفحہ اول ــ

بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے سیٹھ صاحب مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے آپ کی نعش کو یادگیر کے احمدیہ قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔

محترم سیٹھ صاحب مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص صحابی حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ نہایت نیک متقی بکثرت دعائیں کرنے والے، تہجد گزار بزرگ تھے۔ جماعت کے ہر چھوٹے بڑے سے بہت ہی محبت اور انکسار سے پیش آتے۔ فطرۃً منکسر المزاج اور مہمان نواز واقع ہوئے تھے اور طبیعت میں سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ مالی جہاد میں ہمیشہ السابقون الاولون میں رہے الغرض بیشمار خوبیوں اور اوصافِ حمیدہ کے مالک تھے آپ نے اہلیہ محترمہ کے علاوہ تین صاحبزادیاں اور پانچ صاحبزادے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

ادارہ الفضل محترم سیٹھ صاحب مرحوم کی وفات پر ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ، صاحبزادیوں صاحبزادگان، دیگر متعلقین اور جماعتِ احمدیہ یادگیر کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ مولا کریم محترم سیٹھ صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں اپنے خاص مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان میں سے ہر ایک کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور سلسلۂ عالیہ احمدیہ کا نہایت مخلص اور غیور خادم بننے کی توفیق سے نوازے۔ آمین

یونانی وزیر اعظم کے نام صدر جانسن کا پیغام

ایتھنز ۱۹ ؍ اگست ــ صدر جانسن نے یونان کے وزیر اعظم کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ مسئلہ قبرص کا پُرامن

میرپور خاص میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مکرم ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی امیر جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد ڈویژن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ ؍ اگست ۱۹۶۴ء بروز اتوار رات کو جماعتِ احمدیہ کے زیر اہتمام میرپور خاص میں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد تقریر فرمائیں گے قرب و جوار کی جماعتوں کے احباب شامل ہو کر مستفیض ہوں۔

حل تلاش کرنے میں مدد دیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴